بلیک فرائیڈے کے نام سے ہونے والی رعایتوں سے فائدہ اٹھانے کا حکم

مختلف علماء کرام

ترجمہ وترتیب: طارق علی بروہی

مصدر: مختلف مصادر۔

پیشکش: توحیدِ خالص ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال: احسن اللہ الیکم یہ چھٹا سوال ہے، سائل کہتا ہے ہمارے یہاں امریکہ میں ایک دن کو بلیک فرائیڈے کہا جاتا ہے (اللہ المستعان) اور یہ جمعہ کافروں کے ایک بہت بڑے تہوار کے بعد آتا ہے جسے thanksgiving کہا جاتا ہے، مختصر تاریخ شیخ اس کی یہ ہے کہ جب یورپ سے آنے والے امریکہ میں نئے آئے تھے تو ان کا استقبال جیسا کہ یہ لوگ کہتے ہیں ریڈ انڈین لوگوں نے کیا، جو کہ امریکہ کہ اصل باسی تھے۔ ان کا استقبال کیا اور معاونت کی وغیرہ، تو انہوں نے یہ تہوار منانا شروع کردیا، لیکن جو جمعہ اس کے بعد آتا ہے اسے یہ لوگ بلیک فرائیڈے کہتے ہیں (نسأل الله العافية) لہذا اس دن بڑے بڑے بازار و مارکیٹ اپنی اشیاء نہایت ہی سستے داموں پیش کرتی ہیں، اور مارکیٹ کے دروازے بہت سویرے کھولتے ہیں یہاں تک کہ فجر سے بھی پہلے، سوال یہ ہے کہ کیا ہم مسلمانوں کے لیے ان رعایتوں (ڈسکاؤنٹس) کا فائدہ اٹھانا جائز ہے؟ یا شیخ، یہ بات بھی علم میں رہے کہ اس دن بہت ہی زیادہ رش ہوتا ہے، جس کی وجہ سے شدید دھکم پیل ہوتی ہے، اور لوگ اپنے آپ کو خطرے تک کی نظر کردیتے ہیں؟

جواب از محمد بن عمر بازمول حفظہ اللہ:

اس میں کوئی مانع نہیں کہ مسلمان ان بازاروں سے استفادہ کریں جنہیں کفار لگاتے اور منعقد کرتے ہیں، اور ان رعایتوں سے فائدہ اٹھائیں جو کفار دیتے ہیں، اس شرط کے ساتھ کہ یہ بازار یا رعایتیں ان کے کسی دینی شعار سے مربوط نہ ہوں، یعنی یہ سرگرمیاں ان کے مظاہر عبادت، مظاہر دین یا دینی تہوار سے مربوط نہ ہوں۔ کیونکہ ایک مسلمان کے لیے یقیناً جائز نہیں کہ وہ کافروں کے دینی تہوار میں شرکت کرے۔

البتہ وہ عادی امور ہیں جو وہ کرتے ہیں اگر ایک مسلمان ان سے فائدہ اٹھاتا ہے بنا ان میں پائے جانے والے خلاف شرع امور یا ان کے خصائص میں مشارکت کیے، تو ان شاء اللہ اس صورت میں کوئی حرج نہیں، اور اس میں کوئی مانع نہیں۔

کیونکہ عرب جاہلیت میں مخصوص بازار لگایا کرتے تھے سوق ذي المجاز، سوق عكاظ وغیرہ، اور لوگ ان بازاروں سے استفادہ کیا کرتے تھے، لیکن یہ ثابت نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے انہیں ان بازاروں سے منع کیا ہو جسے کفار منعقد کرتے تھے، جب تک وہ ان کے دینی شعائر سے مربوط نہ ہوں۔

پھر جو بات بھائی نے ذکر کی اس سوال میں کہ اس قسم کے اجتماع میں یا ان بازاروں میں جانے سے لازماً شدید رش اور دھکم پیل کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اور خدشہ ہوتا ہے اس شخص پر جو اس میں شریک ہو اور داخل ہو ان بازاروں میں کہ وہ اپنے آپ کو خطرے کی نظر کرتا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں: اگر جو بات سوال میں ذکر ہوئی اس کے تعلق سے غالب ظن متحقق ہو کہ وہ اگر داخل ہو گا تو خدشہ ہے خطرے میں پڑنے کا جیسے بہت ہی زیادہ رش ہو، جس کی وجہ سے ایک مسلمان شرعی مخالفات میں مبتلا ہو جائے، تو میں یہی کہوں گا کہ ایک عام شرعی قاعدہ ہے (جیسا کہ حدیث ہے):

”لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ“[1]

(نہ کسی کو ضرر پہنچاؤ، اور نہ ضرر اٹھاؤ)۔

اور ایک دوسرا قاعدہ ہے جو کہتا ہے سد ذرائع ہونا چاہیے۔ لہذا اگر ایک مسلمان کو خدشہ ہو کہ ان بازاروں اور رعایتوں میں مشارکت کرنے سے وہ کسی حرام میں مبتلا ہو جائے گا، تو اسے چاہیے کہ اس چیز کو چھوڑ دے، حالانکہ اس بارے میں اصل یہی ہے کہ اگر یہ ان کے دینی شعائر سے مربوط نہ ہو، تو اصل یہی ہے کہ یہ مباح ہے۔ لیکن اس خدشے اور ڈر سے کہ کہیں حرام میں واقع نہ ہو جائیں۔۔۔ تو چاہیے کہ ان سے پرہیز کریں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ“

(نہ کسی کو ضرر پہنچاؤ، اور نہ ضرر اٹھاؤ)۔

اور سد ذرائع کا قاعدہ ایک مقررہ شرعی قاعدہ ہے علماء سلف کے نزدیک۔ واللہ المستعان۔

(نومبر، 2015ع ٹیلی لنک کے ذریعے کیا گیا سوال، مسجد التوحید، اسٹون ماؤنٹین، جورجیا، امریکہ)

سوال: میں ایک تاجر ہوں اور (نصاریٰ کے تہوار) thanksgiving کے بعد والا دن سال کا سب سے مصروف ترین کاروباری

---

[1] صحیح ابن ماجہ 1909۔

دن ہوتا ہے، جسے بلیک فرائیڈے (نسأل الله العافية) کہتے ہیں۔ (شیخ مسکرائے!) تو کیا اس روز میں اپنی اشیاء پر خصوصی رعایت وپیشکش دے سکتا ہوں؟ یا پھر یہ کافروں سے مشابہت کہلائے گی؟

جواب از شیخ حسن بن عبد الوہاب البنا حفظہ اللہ:

میرے خیال سے شاید جس وجہ سے یہ لوگ اسے بلیک فرائیڈے (سیاہ جمعہ) کہتے ہوں گے یہ ہوگا کہ تلمود میں جو کہ توراۃ کی تشریح ہے جو کہ احبار کی لکھی ہوئی ہے، اس میں لکھا ہے کہ جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہے جو کہ منحوس اور بری ہے۔ جبکہ اس کے برعکس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا اس یوم جمعہ کے تعلق سے کہ اس میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ کوئی بھی مسلمان اس میں جو دعاء کرے وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔

چنانچہ ہمارے پاس دو ممکنات ہیں:

1- بطور تاجر آپ اپنی فروخت کریں دوسری نیت سے اس صورت میں آپ اپنے ارد گرد کے تاجروں سے مقابلہ کر رہے ہوں گے۔ لیکن اس میں مجھے خدشہ ہے کہ بطور تاجر آپ کو کچھ اعلان لکھ کر اپنے دکان کے قریب رکھنا ہوگا جس میں کچھ یوں لکھا ہوگا کہ یہ بلیک فرائیڈے کسی بھی انسان کی فطرت کے ہی خلاف ہے! لیکن یہ آپ کو آپ کے گاہکوں یا پڑوسیوں کی طرف سے کسی مصیبت میں پھنسا سکتا ہے۔ اسی لیے آپ اپنی سیل کو کسی دوسری نیت سے کریں تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ آپ بلیک فرائیڈے میں شرکت نہیں کر رہے۔

2- بہرحال جو بات آپ کے لیے زیادہ بہتر ہے وہ یہ ہے کہ آپ مکمل طور پر اس دن اپنی دکان ہی بند رکھیں، تاکہ لوگوں کو یہ دکھا سکیں یا جو بعد میں دریافت کریں کہ آپ اس اصطلاح بلیک فرائیڈے کا اقرار نہیں کرتے، اور یہ کہ یہ بذات خود ایک غلط بات ہے۔ وہ اس لیے کہ یہ ایک طریقے ہے اسلام اور پیغمبر اسلام پر طعن ہوگا کہ جمعہ کے (مبارک) دن کو بلیک فرائیڈے کہا جائے۔

لہذا اگر آپ اپنی دکان کو اس دن بند کرتے ہیں تو یہ آپ کے لیے بہترین ہوگا، پھر اس کے بعد آپ کسی بھی اور دن اپنی سیل رکھ سکتے ہیں خواہ وہ اس دن سے پہلے ہو یا بعد میں، یہی آپ کے حق میں زیادہ بہتر ہے۔

سائل نے کہا: یا شیخ! ہمارا ایسا کرنا کہیں یہود کے عمل کے مشابہ تو نہیں ہو جائے گا کہ جب اللہ نے انہیں ہفتے کے دن مچھلی کا شکار کرنے سے منع کیا تو انہوں نے اپنے جال جمعہ کو پھینک کر اتوار کو اٹھا لیے (بطور حیلہ)؟

شیخ: نہیں، اللہ تعالی نے یہود کو حکم دیا تھا کہ ہفتے کے دن مچھلی کا شکار نہ کریں، اسی لیے انہوں نے یہ حیلہ سازی کی پس انہوں نے اللہ کے حکم کی نافرمانی کی۔ لیکن ہمارے معاملے میں تو اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اپنے دین اور اپنے پیغمبر اسلام کے لیے کھڑے ہوں۔

خرید وفروخت، تجارت یا کاروبار کا مسئلہ یہاں یکساں نہیں ہے۔ حتیٰ کہ یہاں مصر میں بعض دکانیں جب اپنا موسم گرما کا مال نکالنا چاہتی ہیں تو سیل لگا دیتی ہیں تاکہ وہ آنے والے موسم (سرما) کی تیاری کر سکیں۔

اللہ اعلم۔

(موحدین پبلی کیشنز کے بھائیوں کا شیخ حفظہ اللہ سے بروز بدھ، 23 صفر 1438ھ بمطابق 23 نومبر 2016ع کو کیا گیا سوال)

تصدیق نامہ

مندرجہ بالا مواد توحیدِ خالص ڈاٹ کام کی جانب سے نظر ثانی کیا گیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں کتاب وسنت اور فہم سلف صالحین کے مخالف کوئی بات مندرج نہیں۔ آپ اگر ٹائپنگ وغیرہ میں کوئی بھی غلطی محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اسی طرح سے اگر ترجمے میں کسی بھی قسم کی غلطی، تضاد، نقص یا ابہام پائیں، یا پھر اصل عربی متن کے مقتضی کے خلاف کوئی اور معنی ومفہوم بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہو، یا پھر تیار کردہ مواد میں کوئی بھی بات قرآن وسنت اور فہم سلف صالحین کے خلاف ہو تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں info@tawheedekhaalis.com اور براہ مہربانی غلطی کی نشاندہی مکمل حوالے کے ساتھ کی جائے تاکہ فوری اصلاح ممکن ہو۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہم میں سے کوئی آپ کے دینی مسائل کا جواب یا فتوی دینے کا مجاز نہیں بلکہ اس سلسلے میں علماء کرام سے براہ راست رابطہ کیا جائے۔ البتہ اگر آپ کے پاس کوئی مفید تجاویز ہوں تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔